سورة النساء

آیات ۹۰ - ۹۳

اِلَّا الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ اَوۡ جَآءُوۡكُمۡ حَصِرَتۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَنۡ
يُّقَاتِلُوۡكُمۡ اَوۡ يُقَاتِلُوۡا قَوۡمَهُمۡ ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ لَسَلَّطَهُمۡ عَلَيۡكُمۡ فَلَقٰتَلُوۡكُمۡ ۚ فَاِنِ
اعۡتَزَلُوۡكُمۡ فَلَمۡ يُقَاتِلُوۡكُمۡ وَاَلۡقَوۡا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سَبِيۡلًا ﴿۹۰﴾
سَتَجِدُوۡنَ اٰخَرِيۡنَ يُرِيۡدُوۡنَ اَنۡ يَّاۡمَنُوۡكُمۡ وَيَاۡمَنُوۡا قَوۡمَهُمۡ ؕ كُلَّمَا رُدُّوۡۤا اِلَى الۡفِتۡنَةِ
اُرۡكِسُوۡا فِيۡهَا ۚ فَاِنۡ لَّمۡ يَعۡتَزِلُوۡكُمۡ وَيُلۡقُوۡۤا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فَخُذُوۡهُمۡ وَ
اقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ ؕ وَاُولٰٓـئِكُمۡ جَعَلۡنَا لَكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ﴿۹۱﴾ ع وَمَا كَانَ
لِمُؤۡمِنٍ اَنۡ يَّقۡتُلَ مُؤۡمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنۡ قَتَلَ مُؤۡمِنًا خَطَـًٔا فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ
وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهۡلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنۡ يَّصَّدَّقُوۡا ؕ فَاِنۡ كَانَ مِنۡ قَوۡمٍ عَدُوٍّ لَّـكُمۡ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ
فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ ؕ وَاِنۡ كَانَ مِنۡ قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ
اِلٰٓى اَهۡلِهٖ وَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ ۚ فَمَنۡ لَّمۡ يَجِدۡ فَصِيَامُ شَهۡرَيۡنِ مُتَتَابِعَيۡنِ ز تَوۡبَةً
مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا ﴿۹۲﴾ وَمَنۡ يَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ
خٰلِدًا فِيۡهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيۡمًا ﴿۹۳﴾

سورة النساء

خاندان معاشرے کی بنیادی اکائی ہے اجتماعیت کی اعلیٰ ترین شکل ریاست-

خاندان کی مضبوطی کا دارومدار میاں بیوی، ماں باپ، اولاد، اقرباء، یتامیٰ کے حقوق کے تحفظ

ریاست کا استحکام- داخلی اور خارجی محاذ پر اتحاد و یکجہتی

منافقین ریاست کو کھوکھلا کرتے ہیں

اہل کتاب کو اسلام کی دعوت اسلامی اجتماعت کے فرائض میں سے

آیات ۱-۴۳ اسلامی حسنِ معاشرت کے احکام

امتِ مسلمہ کو خطاب۔ احکام شریعت (عائلی، خاندانی حقوقِ یتامیٰ، وراثت، جنسی بے راہروی، نکاح، حقوقِ نسواں ...)

1

آیات ۴۴-۵۷ اہل کتاب کو خطاب

ان کو دعوت، ان کی گمراہی کا بیان، ان کی اوہام پرستی
نبی اکرم ﷺ پر ایمان نہ لانے کا انجام

2

آیات ۵۸-۵۹ رعایا اور حکومت کے حقوق و فرائض

حقِ امانت کی ادائیگی، عدل و انصاف کی پاسداری و بالادستی
اللہ، اس کے رسول ﷺ اور اولوالامر کی اطاعت

3

آیات ۶۰-۱۱۵ نفاق اور جہاد کے مباحث

منافقین کی متضاد روش، انکا جہاد اور رسولؐ کی اطاعت سے گریز، انکی کفر سے ہمدردیاں، مسلمانوں کا ان سے معاملہ

4

آیات ۱۱۶-۱۳۴ بنی اسرائیل اور مشرکین سے خطاب

اولادِ ابراہیم کی دونوں شاخوں کو توحید کی دعوت، ان کی گمراہی، ان کی خوش فہمیاں، استبدالِ قوم کی دھمکی

5

آیات ۱۳۵-۱۵۲

اسلام کا نظامِ عدل و قسط قائم کرنے کا حکم

نفاق سے بچنے کی تاکید

6

آیات ۱۵۳-۱۷۵ اہل کتاب (نصاریٰ) کو خطاب

یہود کو بھی خطاب، عیسائیوں کے عقیدے کی تصحیح (کہ وہ قتل نہیں ہوئے، عقیدۂ تثلیث کی مذمت، اسلام کی دعوت

7

آیات ۱۷۶- آیت کلالہ

قانونِ وراثت کی ایک ذیلی شق کی وضاحت

8

وَدُّوْا لَوْ تَكْفُرُوْنَ كَمَا كَفَرُوْا فَتَكُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِيْ
سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَ اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ ۪ وَ لَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ
وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۙ ﴿۸۹﴾

وہ تو یہ چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں اسی طرح تم بھی کافر ہو جاؤ تاکہ تم اور وہ سب یکساں ہو جائیں لہٰذا ان میں سے کسی کو اپنا دوست نہ بناؤ جب تک کہ وہ اللہ کی راہ میں ہجرت کرکے نہ آ جائیں، اور اگر وہ ہجرت سے باز رہیں تو جہاں پاؤ انہیں پکڑو اور قتل کرو اور ان میں سے کسی کو اپنا دوست اور مددگار نہ بناؤ

یہ حکم ان منافق مسلمانوں کا ہے جو برسرِ جنگ کافر قوم سے تعلق رکھتے ہوں اور اسلامی حکومت کے خلاف معاندانہ کاروائیوں میں عملاً حصہ لیں

محمد اقبال

آیات ۹۱-۹۰

منافقین سے خطاب (جاری)

منافقین کی مختلف اقسام - اور ان سے معاملات کرنے کی تفصیل

اِلَّا الَّذِيۡنَ يَصِلُوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍۢ بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ اَوۡ جَآءُوۡكُمۡ حَصِرَتۡ صُدُوۡرُهُمۡ اَنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ اَوۡ يُقَاتِلُوۡا قَوۡمَهُمۡ ‌ؕ وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ

اِلَّا الَّذِيۡنَ - سوائے ان کے جو

(و ص ل)

يَصِلُوۡنَ اِلٰى قَوۡمٍۢ - تعلق رکھتے ہیں ایک ایسی قوم سے

وَصَلَ يَصِلُ ، وَصْلاً... پہنچنا، جاملنا، دوستی چاہنا، تعلق رکھنا

بَيۡنَكُمۡ وَبَيۡنَهُمۡ مِّيۡثَاقٌ - تمہارے اور جن کے درمیان ایک معاہدہ ہے

اَوۡ جَآءُوۡكُمۡ - یا وہ آئیں تمہارے پاس

حَصِرَتۡ صُدُوۡرُهُمۡ - محصور ہوگئے جن کے سینے

(کوئی راہ نکلنے کی نہیں ملتی)

حَصِرَ يَحْصَرُ ، حَصَرًا
محصور ہونا، تنگ ہونا، ہچکچانا

اَنۡ يُّقَاتِلُوۡكُمۡ - کہ وہ جنگ کریں تم سے

اَوۡ يُقَاتِلُوۡا قَوۡمَهُمۡ - یا وہ جنگ کریں اپنی قوم سے

وَلَوۡ شَآءَ اللّٰهُ - اور اگر چاہتا اللہ

لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۚ فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ وَ اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۙ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ﴿٩٠﴾

لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ ۔ تو یقیناً زور دیتا ان کو تم پر

سَلَّطَ يُسَلِّطُ ، تَسْلِيْطًا ۔ مسلط کرنا (II)
(یہاں تقویتِ قلب کے لیے آیا ہے)

فَلَقٰتَلُوْكُمْ ۔ تو ضرور وہ جنگ کرتے تم سے

(اگر اللہ چاہتا تو ان کو تم پر دلیر کر دیتا تو وہ تم سے لڑتے)

فَاِنِ اعْتَزَلُوْكُمْ ۔ پھر اگر وہ کنارہ کش ہوں تم سے

اِعْتَزَلَ يَعْتَزِلُ ، اِعْتِزَالاً (VIII)
کنارہ کشی کرنا، الگ رہنا

فَلَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ ۔ پھر جنگ نہ کریں تم سے

وَ اَلْقَوْا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ ۔ اور وہ ڈالیں تمہاری طرف صلح

السَّلَم
صلح، اطاعت، فرمانبرداری

فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ ۔ تو نہیں بنایا اللہ نے تمہارے لیے

عَلَيْهِمْ سَبِيْلًا ۔ ان پر کوئی راستہ

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن
يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ لَسَلَّطَهُمْ عَلَيْكُمْ فَلَقَاتَلُوكُمْ ۚ فَإِنِ
اعْتَزَلُوكُمْ فَلَمْ يُقَاتِلُوكُمْ وَأَلْقَوْا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ فَمَا جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا ﴿٩٠﴾

البتہ وہ منافق اس حکم سے مستثنیٰ ہیں جو کسی ایسی قوم سے جا ملیں جس کے ساتھ تمہارا معاہدہ ہے اسی طرح وہ منافق بھی مستثنیٰ ہیں جو تمہارے پاس آتے ہیں اور لڑائی سے دل برداشتہ ہیں، نہ تم سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے اللہ چاہتا تو ان کو تم پر مسلط کر دیتا اور وہ بھی تم سے لڑتے لہٰذا اگر وہ تم سے کنارہ کش ہو جائیں اور لڑنے سے باز رہیں اور تمہاری طرف صلح و آشتی کا ہاتھ بڑھائیں تو اللہ نے تمہارے لیے ان پر دست درازی کی کوئی سبیل نہیں رکھی ہے

Except those who join a group between whom and you there is a treaty (of peace), or those who approach you with hearts restraining them from fighting you as well as fighting their own people. If Allah had pleased, He could have given them power over you, and they would have fought you: Therefore if they withdraw from you but fight you not, and send you (Guarantees of) peace, then Allah Has opened no way for you (against them).

إِلَّا الَّذِينَ يَصِلُونَ إِلَىٰ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُم مِّيثَاقٌ أَوْ جَاءُوكُمْ حَصِرَتْ صُدُورُهُمْ أَن يُقَاتِلُوكُمْ أَوْ يُقَاتِلُوا قَوْمَهُمْ ۚ وَلَوْ شَاءَ اللَّهُ

معاہد قبائل واقوام کا استثنٰی

- آیت ۸۹ میں جو حکم دیا گیا منافقین کے بارے میں کہ اگر وہ ہجرت نہیں کرتے جو ان پر فرض کر دی گئی ہے تو پھر وہ کافروں کے حکم میں ہیں ، یہ وہ گروہ منافقین ہے جو برسر جنگ کافر قوم سے تعلق رکھتے ہیں اور اسلامی حکومت کے خلاف معاندانہ کاروائیوں میں عملاً حصہ لیں۔ انہیں پکڑنے اور مارنے کا حکم دیا گیا
- اس حکم سے استثنٰی کا ذکر اس آیتِ کریمہ میں
- یہ استثنٰی اس حکم سے نہیں ہے کہ " انھیں دوست اور مددگار نہ بنایا جائے" بلکہ اس حکم سے ہے کہ " انھیں پکڑا اور مارا جائے"
- یہ استثنٰی ان لوگوں کے لیے ہے جو :

← (۱)۔ اس قوم یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جن کے ساتھ مسلمانوں کا معاہدہ صلح ہے اور یا اس قبیلے کے پاس جا کر پناہ لے لیں اور وہ قبیلہ انھیں اپنے پناہ میں لے لے

← (۲)۔ جن کے ساتھ معاہدہ صلح تو نہ ہو البتہ وہ مسلمانوں کے پاس آ کر اپنی کمزوری کا اظہار کریں اور مسلمانوں کو اس بات کا یقین دلائیں کہ ہم نہ آپ سے لڑنا چاہتے ہیں نہ اپنی قوم سے۔ ہم لڑائی سے یکسر دور رہنا چاہتے ہیں۔ اگر لڑائی چھڑ جائے تو نہ ہم آپ کا ساتھ دیں گے اور نہ ہم آپ کے خلاف اپنی قوم کا ساتھ دیں گے

اِلَّا الَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ اِلٰى قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ اَوْ جَآءُوْكُمْ حَصِرَتْ صُدُوْرُهُمْ اَنْ يُّقَاتِلُوْكُمْ اَوْ يُقَاتِلُوْا قَوْمَهُمْ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ

معاہد قبائل واقوام کا استثنٰی

- اس استثنٰی کی مثال: (آیت ۸۹ میں مذکور منافقین میں سے) کوئی واجب القتل منافق اگر کسی ایسی کافر قوم کے حدود میں جا پناہ لیں جس کے ساتھ اسلامی حکومت کا معاہدہ ہو چکا ہو، تو اس کے علاقے میں ان کا تعاقب نہیں کیا جائے گا اور نہ یہ جائز ہوگا کہ دارالاسلام کا کوئی مسلمان غیر جانبدار ملک میں کسی واجب القتل منافق کو پائے اور اسے مار ڈالے۔ یہ احترام دراصل منافق کے خون کا نہیں بلکہ معاہدے کا ہے۔

- ← ان منافقین اور کفار کے تعاقب اور قتل کی ممانعت جو مسلمانوں کی ہم معاہدہ اقوام سے خصوصی رابطہ (مثلاً فوجی معاہدہ) رکھتے ہیں
- ← اسلامی معاشرے کیلئے لازمی ہے کہ وہ اپنے بین الاقوامی معاہدوں اور ہم پیمان اقوام کے ساتھ وفاداری کرے
- ← مسلمانوں کے ہم معاہدہ افراد کی پناہ میں رہنے والے کفار و منافقین سے مدد طلب کرنے اور دوستی کرنے کا جواز
- ← ان منافقین اور کفار کے تعاقب و قتل کی ممانعت جو مسلمانوں کے ساتھ اور اپنی کافر اقوام کے ساتھ لڑنے سے بیزار ہیں اور اپنی بے طرفی کا اظہار کرتے ہیں۔
- ← بین الاقوامی اسلامی حقوق میں، دوسری اقوام و ملل کے ساتھ صلح آمیز روابط برقرار کرنے کا اہم مقام
- ← اہل ایمان کی صلح وجنگ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے مقرر شدہ اصولوں کی بنیاد پر ہونا چاہیئے۔

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ - عنقریب تم پاؤگے دوسروں کو

وَجَدَ يَجِدُ ، وَجْدًا - پانا

يُرِيْدُوْنَ اَنْ - وہ چاہتے ہیں کہ

(أ م ن)

يَّاْمَنُوْكُمْ - امن میں ہوں تم سے

أَمِنَ يَأْمَنُ ، أَمْنًا و أَمَانًا و أَمَانَةً -
امن ہونا، محفوظ سمجھنا، امن میں رہنا

وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ - اور امن میں ہوں اپنی قوم سے

كُلَّمَا رُدُّوْٓا - جب کبھی وہ لوٹائے جاتے ہیں

رَدَّ يَرُدُّ ، رَدًّا - لوٹانا

اِلَى الْفِتْنَةِ - آزمائش کی طرف

فِتْنه - سے مراد یہاں کفار و منافقین کے اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ظالمانہ اور جارحانہ اقدامات ہیں

اُرْكِسُوْا فِيْهَا - تو وہ اوندھے کیے جاتے ہیں اس میں

أَرْكَسَ يُرْكِسُ ، إِرْكَاسًا - (IV)
الٹانا (سر کے بل)، اوندھا کرنا

فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ - پھر اگر نہ وہ کنارہ کش ہوں تم سے

وَيُلۡقُوۡۤا اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ ‌ؕ وَاُولٰٓـئِكُمۡ جَعَلۡنَا لَـكُمۡ عَلَيۡهِمۡ سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ۞ ٩١

وَيُلۡقُوۡۤا ۔ اور (نہ) ڈالیں

(IV) أَلْقَى يُلْقِي ، إلقاءً ۔ ڈالنا

اِلَيۡكُمُ السَّلَمَ ۔ تمہاری طرف صلح

وَيَكُفُّوۡۤا اَيۡدِيَهُمۡ ۔ اور نہ روکیں اپنے ہاتھوں کو

كَفَّ يَكُفُّ ، كَفًّا ۔ روکنا

فَخُذُوۡهُمۡ وَاقۡتُلُوۡهُمۡ ۔ تو تم پکڑو ان کو اور قتل کرو ان کو

حَيۡثُ ثَقِفۡتُمُوۡهُمۡ ۔ جہاں بھی تم پاؤ ان کو

ثَقِفَ يَثْقَفُ ، ثَقَفًا ۔ پانا

وَاُولٰٓـئِكُمۡ ۔ اور یہ لوگ ہیں

جَعَلۡنَا لَـكُمۡ عَلَيۡهِمۡ ۔ ہم نے بنائی تمہارے لیے جن پر

سُلۡطٰنًا مُّبِيۡنًا ۔ ایک واضح دلیل

سُلۡطان ۔ غلبہ، اقتدار، اختیار، حجت، برہان، دلیل

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ
اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ فَاِنْ لَّمْ يَعْتَزِلُوْكُمْ وَيُلْقُوْٓا اِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوْٓا اَيْدِيَهُمْ فَخُذُوْهُمْ وَ
اقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ ؕ وَاُولٰٓئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۠ ﴿٩١﴾

ایک اور قسم کے منافق تمہیں ایسے ملیں گے جو چاہتے ہیں کہ تم سے بھی امن میں
رہیں اور اپنی قوم سے بھی، مگر جب کبھی فتنہ کا موقع پائیں گے اس میں کود پڑیں گے
ایسے لوگ اگر تمہارے مقابلہ سے باز نہ رہیں اور صلح و سلامتی تمہارے آگے پیش نہ
کریں اور اپنے ہاتھ نہ روکیں تو جہاں وہ ملیں انہیں پکڑو اور مارو، ان پر ہاتھ اٹھانے
کے لیے ہم نے تمہیں کھلی حجت دے دی ہے

You will also find others who wish to be secure from you, and secure from their people, but who, whenever they have any opportunity to cause mischief, plunge into it headlong. If such people neither leave you alone nor offer you peace nor restrain their hands from hurting you, then seize them and slay them wherever you come upon them. It is against these that We have granted you a clear sanction.

محمد اقبال

سَتَجِدُوْنَ اٰخَرِيْنَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّاْمَنُوْكُمْ وَيَاْمَنُوْا قَوْمَهُمْ ؕ كُلَّمَا رُدُّوْٓا اِلَى الْفِتْنَةِ اُرْكِسُوْا فِيْهَا ۚ ......

منافقین کے ایک تیسرے گروہ کا حکم

- یہ وہ لوگ ہیں جو مسلمانوں سے بھی بنا کے رکھنا چاہتے ہیں اور اپنی قوم سے بھی۔ یعنی اپنے آپ کو ہر قسم کے خطرات سے محفوظ رکھنا چاہتے ہیں اور مسلمانوں کے سامنے بظاہر غیر جانبداری کے مدعی ہیں۔
- لیکن حقیقت میں وہ غیر جانبدار نہیں۔ کیونکہ جب بھی ان کی قوم مسلمانوں کے خلاف کوئی جارحانہ کارروائی کرنا چاہتی ہے تو نہ صرف ان کی ہمدردیاں اپنی قوم کے ساتھ ہوتی ہیں بلکہ وہ پوری طرح اس لڑائی میں شریک ہوتے ہیں
- غیر جانبداری کا لبادہ اوڑھنے کے باوجود یہ تمہاری دشمنی اور مخاصمت میں اپنی قوم کے ساتھ شریک ہیں اور وہ مسلمانوں کی ایذاء دہی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تو پھر یہ بھی کھلے ہوئے دشمنوں کے حکم میں ہی شامل ہیں۔ تم انھیں جہاں پاؤ گرفتار کرو اور قتل کرو۔ ان کو گرفتار کرنے اور قتل کرنے کا اللہ تعالیٰ نے تمہیں کھلا اختیار دیا ہے۔ تم اپنے اختیار کو پوری طرح استعمال کر سکتے ہو۔

منافقین کے تین گروہ

گذشتہ 4 آیات میں تین طرح کے لوگوں کا ذکر :

1. جو ہجرت کی قدرت کے باوجود ایمان لانے کے بعد ہجرت نہ کریں۔ یا اگر ہجرت کر جائیں تو پھر دارالاسلام سے نکل کر دارالحرب چلے جائیں

   ان کا حکم عام کفار کی طرح ہے

2. وہ لوگ جو مسلمانوں سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرلیں یا ایسا معاہدہ کرنے والوں سے معاہدہ کرلیں

   یہ گروہ قتل اور گرفتاری کے حکم سے مستثنیٰ ہے

3. جو مصلحت یا دفع الوقتی کی غرض سے صلح کرلیں اور جب مسلمانوں کے خلاف جنگ کی دعوت دی جائے تو اس میں شریک ہو جائیں اور اپنے عہد پر قائم نہ رہیں۔

   ان کا حکم بھی پہلے گروہ کی طرح ہے

دو آیات (91-90) میں دو حکم

۱۔ عدم صلح کی صورت میں قتال
۲۔ مصالحت کی صورت میں عدم قتال

آیات ۹۳-۹۲

مسلمان کے قتل کی صورتیں اور ان کے احکام

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ - اور نہیں ہے (روا) کسی مومن کے لیے

اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا - کہ وہ قتل کرے کسی مومن کو

اِلَّا خَطَـًٔا - مگر غلطی سے

خَطَأً - غیر ارادی غلطی - (اس کے مقابل عَمد کا لفظ)

وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا - اور جس نے قتل کیا کسی مومن کو غلطی سے

فَتَحْرِيْرُ - تو آزاد کرنا ہے

تَحْرِيْرُ - کسی کو آزاد کرنا | غلام کی آزادی کا نوشتہ تحریر کہلاتا تھا

مُّؤْمِنَةٍ رَقَبَةٍ - کسی مومن گردن کا

رَقَبَة - گردن (ایک انسان، غلام)

وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ - اور خون بہا ادا کرنا ہے (و د ي)

وَدَى يَدِي ، وَدْيًا و دِيَةً - کسی چیز کا بہنا

دِيَةٌ - خون بہا (Blood money)

اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ - اس کے گھر والوں کی طرف

مُّسَلَّمَةٌ - سپرد کرنا، حوالے کرنا (ا ا)

إِلَّآ أَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ

(اصل میں يَتَصَدَّقُوا تھا تاء کو صاد میں مدغم کیا، اور صاد کو شد دی گئی)

اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا - سوائے اس کے کہ وہ اپنا حق چھوڑ دیں (معاف کردیں)

فَاِنْ كَانَ - اور اگر وہ تھا

مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ - تمہاری دشمن قوم میں سے

وَھُوَ مُؤْمِنٌ - اور وہ مومن ہو

فَتَحْرِيْرُ - تو آزاد کرنا ہے

رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ - کسی مومن گردن کا

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ - اور اگر وہ تھا ایک ایسی قوم سے

بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ - تمہارے اور جن کے درمیان کوئی معاہدہ ہے

مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۫ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿٩٢﴾

فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ - توخون بہا حوالے کرنا ہے

اِلٰٓى اَهْلِهٖ -اس کے گھر والوں کی طرف

وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ -اور کسی مومن گردن کا آزاد کرنا ہے

فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ - پھر جو نہ پائے (اس کو)

فَصِيَامُ - تو روزے ہیں

شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ - دو مہینے کے لگاتار (ت ب ع)

تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ - توبہ کرتے ہوئے اللہ سے

وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا - اور اللہ ہے خوب جاننے والا بڑی حکمت والا

شَهْرَيْن- دو مہینے (شَهْر کا تثنیہ)

تَتَابَعَ يَتَتَابَعُ ، تَتَابُعًا-دو چیزوں کا باہم آگے پیچھے آنا ۔ پے در پے (VI)

مُتَتَابِع - (فاعل ۔ واحد)

مُتَتَابَعَين - (تثنیہ)

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۭ وَ
اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۢ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَھُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَھْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ
فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۡ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِــيْمًا حَكِـيْمًا ۝ ٩٢

کسی مومن کا یہ کام نہیں ہے کہ دوسرے مومن کو قتل کرے، الا یہ کہ اُس سے چوک ہو جائے، اور جو شخص کسی مومن کو غلطی سے قتل کر دے تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ ایک مومن کو غلامی سے آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے، الا یہ کہ وہ خون بہا معاف کر دیں لیکن اگر وہ مسلمان مقتول کسی ایسی قوم سے تھا جس سے تمہاری دشمنی ہو تو اس کا کفارہ ایک مومن غلام آزاد کرنا ہے اور اگر وہ کسی ایسی غیر مسلم قوم کا فرد تھا جس سے تمہارا معاہدہ ہو تو اس کے وارثوں کو خون بہا دیا جائے گا اور ایک مومن غلام کو آزاد کرنا ہو گا پھر جو غلام نہ پائے وہ پے در پے دو مہینے کے روزے رکھے یہ اِس گناہ پر اللہ سے توبہ کرنے کا طریقہ ہے اور اللہ علیم و دانا ہے

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ
مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَ هُوَ
مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ؕ وَ اِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍۭ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ
مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖ وَ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ۚ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ٘
تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ﴿۹۲﴾

It is not for a believer to slay another believer unless by mistake. And he who has slain a believer by mistake, his atonement is to set free from bondage a believing person and to pay blood-money to his heirs, unless they forgo it by way of charity. And if the slain belonged to a hostile people, but was a believer, then the atonement is to set free from bondage a believing person.

وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖٓ اِلَّآ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ۭ

قتل عمد - ایک معاشرتی مسئلے کا ذکر اور حل

- یہاں ذکر منافق (مسلمانوں) کا نہیں ہے بلکہ ان مسلمانوں کا ہے جو یا یا تو دارالاسلام کے باشندے ہوں، یا اگر دارالحرب یا دارالکفر میں بھی ہوں تو دشمنان اسلام کی کاروائیوں میں ان کی شرکت کا کوئی ثبوت نہ ہو۔
- غیر مسلم علاقوں میں بکثرت مخلص مسلمان موجود تھے جو دل و جان سے ایمان لائے تھے اور وہ ہر وقت ہجرت کے بارے میں سوچتے رہتے تھے۔ لیکن حالات کی مجبوریوں کی بنا پر ایسا نہ کرسکے تھے
- بعض دفعہ انجانے میں ایسے اتفاقات پیش آجاتے تھے کہ مسلمان کسی دشمن قبیلہ پر حملہ کرتے اور وہاں نادا نستگی میں کوئی مسلمان ان کے ہاتھ سے مارا جاتا تھا۔ اس آیتِ کریمہ میں اگر کوئی مسلمان غلطی سے قتل ہو جائے تو ایسی صورتحال کا ذکر ہے - اس ضمن میں دو باتوں کا حکم:

1. کسی مسلمان کے لیے ہرگز اس بات کی گنجائش نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو قتل کرے۔ قتل کرنا ایک آخری حرکت ہے جس سے انسانیت کے رشتے کٹ جاتے ہیں اور قتل کرنے والا اگر ظلماً قتل کرتا ہے تو اسے بجا طور پر انسانیت کا دشمن کہنا چاہیے (قتل تو کجا کسی مسلمان پر تلوار سونتنا، بندوق کی نالی سیدھی کرنا یا کوئی اسلحہ تاننا، اس کی بھی اجازت نہیں ہے - مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلاحَ فَلَيْسَ مِنّا، جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا وہ ہم میں سے نہیں - صحيح البخاري)

وَ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَـًٔا ۚ وَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَـًٔا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّ دِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰۤى اَهْلِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ يَّصَّدَّقُوْا ؕ

2. دنیا اچھے برے اتفاقات سے معمور ہے۔اس بات کا امکان ہو سکتا ہے کہ کوئی مسلمان کسی مسلمان کو غلطی سے قتل کر دے، جس میں مارنے والے کے ارادے کا کوئی دخل نہ ہو۔ یہ ممکن ہے

○ شریعت نے اس کو گوارا نہیں کیا اس صورت میں بھی کسی مسلمان کا خون رائیگاں جائے اور ہنمائی فرمائی :

← قتلِ خطا کی صورت میں قتل کرنے والا خون بہا (جسے شریعت میں دیت کیا جاتا ہے) ادا کرے، یہ خون بہا مقتول کے وارثوں کو دیا جائے گا۔ عین ممکن ہے کہ مرحوم ایک گھر کا کفیل ہو اس کے مرنے کے بعد گھر لا وارث ہو گیا۔ ان کی کسی حد تک تلافی اس رقم سے ہو سکتی ہے جو خون بہا کے طور پر انھیں ادا کی جائے گی - یہ وارثوں کے لیے ایک وقتی امداد اور اس خون کی تلافی ہے

← وہ ایک غلام آزاد کرے (اسلام نے غلامی کے تدریجاً خاتمے کے لیے جو طریقۂ کار اپنایا اس میں بہت سے مختلف معاملات میں غلاموں کو آزاد کرنے کی ترغیب اور احکام، جیسے غلاموں کو آقا سے مکاتبت کا حق، اور مختلف گناہوں میں کفارے کے طور پر غلام آزاد کرنے حکم وغیرہ)

قتل کے واقعہ میں بھی غلام کو آزاد کرنے کا حکم، یہ اس جرم کا خمیازہ ہے۔ جو قاتل سے سرزد ہوا

پھر اس خون بہا کی ادائیگی کو قاتل پر اس قدر لازم ٹھہرایا کہ مقتول کے وارثوں کے سوا کسی کو اس میں مداخلت کی اجازت نہیں دی گئی۔ نہ عدالت کو نہ حکومت کو، البتہ وارثین چاہیں تو معاف کر سکتے ہیں

فَاِنۡ كَانَ مِنۡ قَوۡمٍ عَدُوٍّ لَّكُمۡ وَهُوَ مُؤۡمِنٌ فَتَحۡرِيۡرُ رَقَبَةٍ مُّؤۡمِنَةٍ ؕ

قتلِ خطا کی دوسری صورت

- قتل خطا کی صورت میں مقتول ہونے والا اگر تمہارے دشمن قوم کا فرد ہو لیکن مسلمان ہو اور دشمنوں سے تصادم کے دوران غلطی سے کسی کے ہاتھ سے مارا جائے تو ایسی صورت میں اس کا خون بہا ادا کرنا لازم نہیں۔ کیونکہ خون بہا ایک معاملہ ہے جو دشمنوں کے قبیلے ، ملک یا علاقے میں جا کر طے نہیں کیا جاسکتا۔ خون بہا وارثوں کے سپرد کیا جاتا ہے لیکن باہمی دشمنی اور لڑائی کے باعث وارثوں تک پہنچنا ممکن نہیں، یہ صورتیں جنگ کے زمانے میں چونکہ ممکن نہیں اس لیے خون بہا کو ایسے قتل خطا میں لازم نہیں ٹھہرایا گیا
- البتہ یہ ممکن نہیں کہ ایک مسلمان کے قتل کا احساس بھی نہ کیا جائے اور یہ سمجھا جائے کہ اس کے خون کی کوئی قیمت نہیں۔ اس لیے ایک مومن غلام آزاد کرنا لازم ٹھہرایا گیا۔ مومن اس لیے کہ مقتول مومن ہے۔ اور آزاد کرنے کی پابندی اس لیے تاکہ قتل خطا کا ارتکاب کرنے والے کو یہ احساس ہو کہ مجھ سے یہ غلطی ہوئی ہے وہ ان جانے میں سہی لیکن ایک گناہ ہوا ہے اس کی تلافی اسی صورت میں ممکن ہے کہ میں اللہ سے اپنی غلطی کی معافی مانگوں ، ندامت کا اظہار کروں اور ساتھ ہی ایک غلام خرید کے آزاد کروں کہ میرے ہاتھوں اگر ایک زندگی ضائع ہوئی ہے تو دوسری زندگی کو آزادی دے کر میں اسے حقیقی زندگی سے بہرہ ور کر رہا ہوں۔

وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰٓى اَهْلِهٖ وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

قتلِ خطا کی تیسری صورت

- قتل خطا کی تیسری صورت یہ ہے کہ غلطی سے قتل ہونے والا مومن ہے لیکن اس کا تعلق ایک ایسی دشمن قوم سے ہے جس سے مسلمانوں کا معاہدہ ہے۔ معاہدہ کی موجودگی میں چونکہ اس کے وارثوں سے رابطہ قائم کیا جاسکتا ہے اس لیے خون بہا ادا کرنا بھی لازم ہوگا اور ایک مسلمان غلام کو آزاد کرنا بھی۔

خون بہا کی مقدار

- آپ ﷺ نے نے خون بہا کی مقدار 100 اونٹ یا 200 سو گائیں یا 2000 بکریاں مقرر فرمائی ہے، نقد خون بہا دینے والوں کے لیے آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم مقرر تھے
- اگر دوسری کسی شکل میں کوئی شخص خون بہا دینا چاہے تو اس کی مقدار انہی چیزوں کی بازاری قیمت کے لحاظ سے مقرر کی جائے گی
- اگر تو کوئی شخص غلام آزاد کرنے کی استطاعت رکھتا ہے اور غلام بھی موجود ہے تو پھر تو اسے غلام ہی آزاد کرنا ہوگا۔ لیکن اگر کوئی اس کی استطاعت نہیں رکھتا تو پھر اسی آیت کے آخر میں فرمایا کہ اسے دو مہینے کے پے درپے یعنی مسلسل روزے رکھنے ہوں گے

وَإِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ إِلَىٰ أَهْلِهِ وَتَحْرِيرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ

غلامی ختم ہو جانے کے بعد۔ غلام آزاد کرنے کا حکم !

- چونکہ غلامی ختم ہو چکی ہے اور اب کوشش کے باوجود بھی غلام میسر نہیں آسکتا تو ایسا شخص کیا کرے؟
- یہ ایک اجتہادی مسئلہ ہے جس میں اہل علم کا اختلاف ہے
- ایک متوازن اور مناسب رائے یہ ہے کہ ایسا شخص غلام کی قیمت کے مطابق صدقہ کرے اور یہ صدقہ غریب اور نادار مسلمانوں کے قرضوں کی ادائیگی اور ان کے رہن شدہ مکانوں اور زمینوں کو چھڑانے پر صرف کیا جائے
- اگر یہ صورت ممکن نہ ہو تو ان لوگوں کی اس رقم سے آزادی کا سامان کیا جائے جو بے گناہ پکڑے گئے ہوں اور کوئی ان کے کیسوں کی پیروی کرنے والا نہ ہو یا وہ اپنی قید کی مدت گزار چکے ہوں لیکن محض جرمانے کی ادائیگی نہ ہونے کی وجہ سے ان کی رہائی رکی ہوئی ہو۔ یہ بھی ایک طرح کے غلام ہیں اگر انھیں صدقے کی اس رقم سے آزادی نصیب ہو جائے تو یہ غلام کی آزادی کا بہترین بدل ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب
- قتل مومن غلطی ہی سے سہی عظیم گناہ ہے۔ اس گناہ کو دھونے کے لیے صرف خون بہا کافی نہیں۔ اس کے لیے غلام کو آزاد کرنا چاہیے اور اگر اس کی مقدرت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے جائیں اور آدمی بار بار اللہ سے رجوع کرے، اور مغفرت طلب کرے

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿۹۳﴾

(ع م د)

تَعَمَّدَ يَتَعَمَّدُ ، تعمُّدًا - (V)

کسی کام کو نیت/ارادے سے کرنا

وَمَنْ يَّقْتُلْ - اور جو قتل کرتا ہے

مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا - کسی مومن کو قصداً (جان بوجھ کر)

فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ - تو اس کی سزا جہنم ہے

خٰلِدًا فِيْهَا - ہمیشہ رہنے والا ہوتے ہوئے اس میں

وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ - اور غضب کیا اللہ نے اس پر

وَلَعَنَهٗ - اور اس نے لعنت کی اس پر

أعدَّ يُعِدُّ ، إعْدَادًا - تیار کرنا (IV)

وَاَعَدَّ لَهٗ - اور اس نے تیار کیا اس کے لیے

عَذَابًا عَظِيْمًا - ایک بڑا عذاب

وَ مَنۡ یَّقۡتُلۡ مُؤۡمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَہَنَّمُ خٰلِدًا فِیۡہَا وَ غَضِبَ اللّٰہُ عَلَیۡہِ
وَ لَعَنَہٗ وَ اَعَدَّ لَہٗ عَذَابًا عَظِیۡمًا ﴿۹۳﴾

اور وہ شخص جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اُس کی جزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اس پر اللہ کا غضب اور اُس کی لعنت ہے اور اللہ نے اس کے لیے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے

And he who slays a believer wilfully his reward is Hell, where he will abide. Allah's wrath is against him and He has cast His curse upon him, and has prepared for him a great chastisement.

محمد اقبال

وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِيْمًا ﴿٩٣﴾

قتلِ عمد کی سزا اور اس جرم کی سنگینی

- سورۃ کے آغاز میں بھی اس بات کا ذکر کہ حرمت جان اور حرمت مال کے تصور پر معاشرے کی بنیاد قائم ہے
- ایک مسلمان کا قتل کر دینا اللہ کے ہاں ایک بہت سنجیدہ معاملہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سورۃ المائدہ (آیت ۳۲) میں قتل ناحق کو پوری نوع انسانی کے قتل کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔ اس لیے کہ قاتل نے حرمت جان کو پامال کرکے شجر تمدّن کی گویا جڑ کاٹ دی, اور اس کا یہ فعل ایسے ہی ہے جیسے اس نے پوری انسانی نسل کو موت کے گھاٹ اتار دیا
- اللہ تعالیٰ کی نزدیک خون مسلم اس قدر گرانمایہ ہے کہ اس کا ضیاع موجب النار ہے
- جو مسلمان کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے گا اس کی سزا جہنم ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اس پر خدا کا غضب اور اس کی لعنت ہے۔ اور اس کے لیے دردناک عذاب اللہ نے تیار کر رکھا ہے۔ قرآن کریم نے کفار کے بارے میں جس سزا کا ذکر کیا ہے وہ بعینہٖ یہی ہے۔
- ایک مسلمان پر دوسرے مسلمان کے جو حقوق ہیں ان میں سب سے بڑا حق جان کا احترام ہے۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قتل کر دیتا ہے تو وہ گویا دوسرے مسلمان کا سب سے بڑا حق چھین لیتا ہے اور اس لیے اس کی سزا بھی سب سے بڑی سزا رکھی ہے (جیسی کافر کی ہے)

اضافی مواد

Reference Material

انسانی جان کی حرمت

- حیاتِ انسانی کی حفاظت جو کسی بھی معاشرے کے قیام کی بنیادی ضرورت ہے، اسلام نے اس کو اولیت دیتے ہوئے ہر انسان کی جان کو محترم قرار دیا ہے
- اللہ کے نزدیک انسانی جان کی بہت اہمیت ہے (اور اسلام کے پیشِ نظر پوری انسانیت ہے)، اسلام میں انسانی جان علی الاطلاق محترم ہے اس اہمیت کا اندازہ قرآن حکیم کی اس آیت سے " مَن قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا اور جس نے کسی کی جان بچائی اُس نے گویا تمام انسانوں کو زندگی بخش دی"
- قیامت کے روز حقوق اللہ میں سے سب سے پہلے نماز کا حساب ہوگا اور حقوق العباد میں سے سب سے پہلے قتل کے دعووں کے بارے میں فیصلہ کیا جائے گا (أَوَّلُ مَا يُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَأَوَّلُ مَا يُقْضَى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ - نسائي)
- ایک دوسری حدیث مبارکہ کے مطابق " اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا گناہ شرک باللہ اور ماں باپ کی نافرمانی اور کسی جان کا قتل کرنا ہے۔"
- طبرانی میں روایت کردہ ایک حدیث مبارکہ کے مطابق آپ ﷺ نے فرمایا کہ " کسی کو قتل کرنا اتنا بڑا جرم ہے کہ اگر ساری کائنات مل کر کسی ایک آدمی کو قتل کر دے تو اللہ تعالیٰ پوری کائنات کو سزا دے گا"

انسانی جان کی حرمت

- عن ابْن عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ: نَظَرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه و آله إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ: "مَرْحَباً بِكِ مِنْ بَيْتٍ مَا أَعْظَمَكِ وَ مَا أَعْظَمَ حُرْمَتَكِ، وَ اللَّهِ إِنَّ الْمُؤْمِنَ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللَّهِ مِنْكِ، لِأَنَّ اللَّهَ تَعَالَى حَرَّمَ مِنْكِ وَاحِدَةً، وَ حَرَّمَ مِنَ الْمُؤْمِنِ ثَلَاثاً: دَمَهُ وَ مَالَهُ وَ أَنْ يُظَنَّ بِهِ ظَنَّ السَّوْءِ"
- حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کعبہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا: اے کعبہ! تو کس قدر پاکیزہ ہے، تیری خوشبو کس قدر عمدہ ہے اور تو کتنا زیادہ قابل احترام ہے؛ (لیکن) مومن کی عزت و احترام تجھ سے زیادہ ہے، اللہ تعالی نے تجھ کو قابل احترام بنایا ہے اور (اسی طرح) مومن کے مال، خون اور عزت کو بھی قابل احترام بنایا ہے اور اسی احترام کی وجہ سے اس بات کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ ہم مومن کے بارے میں ذرا بھی بدگمانی کریں (طبراني المعجم الكبير ١٠٩٦٦، الترمذي ٣٠٣٢)
- عنْ أَبِي بكْرة رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أنَّ رسُول اللَّه ﷺ قَالَ في خُطبتِهِ يوْم النَّحر بِمنىً في حجَّةِ الودَاعِ: إنَّ دِماءَكُم، وأمْوالَكم وأعْراضَكُم حرامٌ عَلَيْكُم كَحُرْمة يومِكُم هَذَا، في شهرِكُمْ هَذَا، في بلَدِكُم هَذَا، ألا هَلْ بلَّغْت - متفقٌ عَلَيهِ.
- آپ ﷺ نے منیٰ میں حجۃ الوادع کا خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا "بے شک تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزت وآبرو تمہارے درمیان اسی طرح حرام ہیں جیسے اس دن کی حرمت، اس مہینے اور اس شہر کی حرمت

خون مسلم کی حرمت

- ایک مسلمان کی جان کی حرمت کا اللہ نے قرآن حکیم میں خصوصی طور پر ذکر فرمایا، یہ حرمت اتنی مقدم کہ قاتل کی دنیاوی سزا کے ساتھ ساتھ اس کی اخروی سزا کی وعید کا بھی ذکر
- اِسی طرح کی حرمت کا ذکر احادیث مبارکہ میں بھی -عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی الله عنهما أَنَّ النَّبِيَّ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: لَزَوَالُ الدُّنْيَا أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ - نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مسلمان شخص کے قتل سے پوری دنیا کا ناپید (اور تباہ) ہو جانا ہلکا (واقعہ) ہے (ترمذي، نسائي، ابن ماجه)
- مومن کو قتل کرنے کے سلسلے میں جو وعید آئی ہے اتنی شاید کسی دوسرے جرم کے بارے میں نہیں آئی (جس کا ذکر اسی سبق کی آیات میں، وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا ... " جو شخص کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کردے تو اس کی سزا جہنم ہے اس میں وہ ہمیشہ رہے گا ..... (النساء- ٩٣)
- عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم : قَتْلُ الْمُؤْمِنِ أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا (نسائي، طبراني المعجم الصغير، بيهقي السنن الكبرى) آپ ﷺ نے فرمایا: " مومن کو قتل کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام دنیا کے برباد ہونے سے بڑا ہے "
- نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "کسی ایسے مسلمان کا خون جو لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کا قائل ہو حلال نہیں ہے مگر صرف ان تین صورتوں میں جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور اسلام کو چھوڑنے والا۔" (بخاری و مسلم)

خون مسلم کی حرمت

○ کسی مسلمان کو قتل کرنا، کفر کرنے جیسا عمل ہے

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنھما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: لَا تَرْتَدُّوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ” تم میرے بعد ایک دوسرے کو قتل کرنے کے سبب کفر کی طرف نہ لوٹ جانا “(بخاري و طبراني)

← اس عمل کی سزا بھی کفر کرنے والوں جیسی رکھی گئی ہے ۔ دائمی جہنم (لیکن اس کے باوجود قتل کرنے والے کو کافر نہیں کہا جائے گا)

○ حضرت ابو سعید خدری اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: لَوْ أَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ وَأَهْلَ الْأَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِي دَمِ مُؤْمِنٍ لَأَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ. ” اگر تمام آسمانوں و زمین والے کسی ایک مومن کے قتل میں شریک ہو جائیں تب بھی یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں جھونک دے گا “(ترمذي)

حضرت عبد اللہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا فَاعْتَبَطَ بِقَتْلِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا. ”جس شخص نے کسی مومن کو ظلم سے (ناحق) قتل کیا تو اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نفلی اور فرض عبادت قبول نہیں فرمائے گا۔“(أبو داود و طبراني)

قتل کی صورتیں

قتل کی تین اقسام ہیں

1. **قتل عمد**: قتل عمد وہ ہے کہ ارادہ کرکے کسی شخص کو آہنی ہتھیار سے یا ایسی چیز سے جس سے عموماً قتل کیا جاتا ہے، قتل کیا جائے۔ مثلاً کسی شخص کو تلوار یا گولی سے مارا۔ (الْعَمْدُ قَوَدُ الْيَدِ - جان بوجھ کر قتل پر قصاص ہوتا ہے — حدیث دارقطنی)
2. **قتل شبہ عمد**: قتل شبہ عمد وہ ہے جو قصداً تو ہو مگر ایسے آلہ سے نہ ہو جس سے عموماً قتل کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کو ایک پتھر پھینک کر مارا اور وہ اس کی وجہ سے مر گیا۔ (قتل عمد سے مشابہ کی دیت بھی قتل عمد کی طرح سخت ہے لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جاتا۔ حدیث امام احمد)
3. **قتل خطأ**: کوئی شخص کسی شخص کے عمل کی وجہ سے غلطی سے مر جائے۔ مثلاً جانور کا شکار کر رہا تھا مگر وہ تیر یا گولی غلطی سے کسی شخص کے لگ گئی اور وہ مر گیا۔ (وَالْخَطَأُ عَقْلٌ لَا قَوَدَ فِيهِ غلطی کے قتل پر ہرجانہ دینا ہوتا ہے قصاص نہیں ہوتا - حدیث دارقطنی)

- **قصاص**: قتل ثابت ہونے پر مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ اسلامی حکومت کی نگرانی میں قاتل سے قصاص لیں یعنی حکومت قاتل کو قصاصاً قتل کرے۔
- **دیت**: شریعت اسلامیہ نے مقتول کے ورثاء کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ قاتل کو قصاصاً قتل نہ کراکے قاتل کے اولیاء سے دیت یعنی سو اونٹ کی قیمت یا اس سے کچھ کم یا زیادہ پیسہ لے لیں یا معاف کردیں۔

قتل کی صورتیں

قتل کی تین اقسام ہیں

1. قتل عمد: قتل عمد وہ ہے کہ ارادہ کرکے کسی شخص کو آہنی ہتھیار سے یا ایسی چیز سے جس سے عموماً قتل کیا جاتا ہے، قتل کیا جائے۔ مثلاً کسی شخص کو تلوار یا گولی سے مارا۔ (الْعَمْدُ قَوَدُ الْيَدِ - جان بوجھ کر قتل پر قصاص ہوتا ہے — حديث دارقطنى)

2. قتل شبہ عمد: قتل شبہ عمد وہ ہے جو قصداً تو ہو مگر ایسے آلہ سے نہ ہو جس سے عموماً قتل کیا جاتا ہے۔ مثلاً کسی شخص کو ایک پتھر پھینک کر مارا اور وہ اس کی وجہ سے مر گیا۔ (قتل عمد سے مشابہ کی دیت بھی قتل عمد کی طرح سخت ہے لیکن اس میں قاتل کو قتل نہیں کیا جاتا۔ حديث امام احمد)

3. قتل خطأ: کوئی شخص کسی شخص کے عمل کی وجہ سے غلطی سے مر جائے۔ مثلاً جانور کا شکار کر رہا تھا مگر وہ تیر یا گولی غلطی سے کسی شخص کے لگ گئی اور وہ مر گیا۔ (وَالْخَطَأُ عَقْلٌ لَا قَوَدَ فِيهِ غلطی کے قتل پر ہرجانہ دینا ہوتا ہے قصاص نہیں ہوتا - حديث دارقطنى)

- قصاص: قتل ثابت ہونے پر مقتول کے ورثاء کو اختیار ہے کہ وہ اسلامی حکومت کی نگرانی میں قاتل سے قصاص لیں یعنی حکومت قاتل کو قصاصاً قتل کرے۔
- دیت: شریعت اسلامیہ نے مقتول کے ورثاء کو یہ اختیار دیا ہے کہ وہ قاتل کو قصاصاً قتل نہ کرا کے قاتل کے اولیاء سے دیت یعنی سو اونٹ کی قیمت یا اس سے کچھ کم یا زیادہ پیسہ لے لیں یا معاف کر دیں۔